سوال

ن سے(699)نا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ب ایک آدمی کے پاس ایک بیوی ہو اور پھر اسے طلاق دے دے اور اس کی عدت کے ایام ہی میں اس کی رضاعی بہن سے شادی کر لے، تو کیا یہ نکاح صحیح ہو گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہ ہو کہ اس کی رضاعت دو سال کی عمر کے اندر اندر ہوئی تھی، اور پانچ رضعات (پانچ بار) تھی، تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے۔ کتاب اللہ کے عموم کا یہی تقاضا ہے:

حُرِّمَت عَلَيكُم أُمَّهـٰتُكُم وَبَناتُكُم وَأَخَوٰتُكُم وَعَمّـٰتُكُم وَخـٰلـٰتُكُم....وَأَن تَجمَعوا بَينَ الأُختَينِ...[٢٣]...سورة النساء

نہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں ۔ ۔ اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام ہے ۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں ۔'' (صحیح بخاری، کتاب الشھادات، باب الشھادۃ علی الانساب والرضاع، حدیث : 2502، سنن النسائی، کتاب النکاح، باب ما یحرم من الرضاع، حدیث : 3301، وسنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب

---

[1] شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے بھی اسی کے قریب قریب ایک سوال ہوا تھا کہ ایک شخص نے عدت کے دوران نکاح کر لیا تھا۔ تو ان کا جواب اس طرح ہے ۔ ۔ ۔ ۔ "نکاح مذکورہ باطل ہے اور مہر واجب الاداء ہے ۔ اور اگر عورت کو رکھنا منظور ہو تو دوبارہ نکاح کیا جاوے ۔ اور اگر نکاح کو

ب عدت پوری نہ ہو جائے نکاح نہ کرو ۔''

ئشہ رضی اللہ عنہا قال : ایما امراۃ نکحت نفسھا بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فان دخل بھا فلھا المھر بما استحل من فرجھا ۔))

لترمذی وابن ماجہ والدارمی)

ت بغیر اپنے ولی کی اجازت کے اپنا نکاح کرائے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے ۔ اور اگر مرد اس سے صحبت کر چکا ہو تو اس کے عوض اس کا حق مہر ادا کرے ۔'' (ملاحظہ ہو فتاویٰ نذیریہ ... 392-393)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا]

صفحہ نمبر 496

محدث فتویٰ